مولای صل وسلم دائما ابدا — درسِ حدیث — علی حبیبک خیر الخلق کلھم

حضرتِ اقدس پیرو مرشد مولانا سید حامد میاں صاحبؒ کے مجلسِ ذکر کے بعد درسِ حدیث کا سلسلہ وار بیان "خانقاہِ حامدیہ چشتیہ" رائیونڈ روڈ لاہور کے زیرِ انتظام ماہنامہ "انوارِ مدینہ" کے ذریعہ ہر ماہ حضرت اقدسؒ کے مریدین اور عام مسلمانوں تک باقاعدہ پہنچایا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت اقدسؒ کے اِس فیض کو تاقیامت جاری و مقبول فرمائے۔ (آمین)

## اِسلام کے بارے میں مستشرقین کی خیانتیں اَور اُن کے جوابات
## حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی سیاسی اور اِقتصادی دُور اَندیشی
## غلاموں کی آزادیٔ رائے اَور اِسلامی معاشرہ
## خلفائے اَربعہؓ کے بعد حضرت ابنِ مسعودؓ کا علمی مقام
## حضرت اَبوسفیانؓ کا اعترافِ تقصیر اَور اُس کی تلافی

﴿ تخریج و تزئین : مولانا سیّد محمود میاں صاحب ﴾

( کیسٹ نمبر 61 سائیڈ B 1986 - 09 - 05 )

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّابَعْدُ !

صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی فضیلت کے جو باب چل رہے تھے اُن میں یہ آتا ہے ایک حدیث میں ہے حضرتِ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ ہر نبی کے سات خاص آدمی ہوتے ہیں یہ پہلے سے چلا آیا ہے طریقہ اللہ کا کہ ہر نبی کو کچھ آدمی ملتے رہے ہیں سَبْعَۃٌ نُجَبَاءُ وَرُقَبَاءُ . نُجَبَاءُ نَجِیْبٌ کی جمع ہے "نجیب" شریف کو کہتے ہیں رُقَبَاءُ رَقِیْبٌ کی جمع ہے "رقیب" نگران کو کہتے ہیں یعنی خاص لوگ ہوئے جن میں اللہ نے وہ جوہر رکھا ہے پاکیزگی کا اَور ہر نبی کے ساتھ وفاداری کا جیسے کہ وہ اُن کی حفاظت کرتا ہو نگہداشت کرتا ہو یا جانثاری کرتا ہو، اپنے بارے میں اِرشاد فرمایا کہ مجھے سات نہیں چودہ دِیے گئے۔

حضرتِ علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم لوگوں نے دریافت کیا کہ وہ کون ہیں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے بتلایا کہ ایک تو تم ہو اَور میرے دونوں بچے یہ حسن اَور حسین رضی اللہ عنہما، بہت چھوٹے تھے مگر اِنہیں بھی فرمایا اَور جعفر اَور حمزہ جعفر زندہ تھے حمزہ شہید ہو چکے تھے ابوبکر، عمر، مصعب ابن عمیر یہ بھی شہید ہو چکے تھے بلال، سلمان، عمار، عبداللہ ابن مسعود، ابوذر غفاری اَور مقداد ابن اَسود[۱]۔

اِن حضرات کے نام جنابِ رسول اللہ ﷺ نے بتلائے اَور جیسے یہ ہوتے ہیں نا قطب، اَبدال یا غوث ہو گئے اِسی طریقے پر یہ بھی ایک خداوندِ کریم کے نزدیک جو اُن کا مقام تھا وہ یہاں جنابِ رسول اللہ ﷺ نے بتلایا۔

## اپنے بارے میں اگر کسی کو یقین ہو بھی تو وہ دُوسرے پر لازم نہیں سوائے نبی کے اِرشاد کے :

ہر کسی آدمی کی اپنے بارے میں بھی یقینی بات نہیں ہوتی ( کہ وہ قطب ابدال یا غوث ہے ) اَور یقین ہو بھی جائے اُسے، تو دُوسرے کے لیے وہ دلیل نہیں ہے کسی کو پتا ہو کہ میں غوث ہوں اَور ہو بھی غوث سچ مچ تو دُوسرے کے لیے ضروری نہیں ہے کہ اُسے غوث مانے لیکن نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی فرمائی ہوئی بات سب کے لیے قابلِ تسلیم ہے تو اُس کا اِنکار کوئی نہیں کرے گا یہ درجہ بہت بڑا ہوا یہ نبی کے رُقَبَــاء نبی کے نُجَبَاء اَور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا درجہ دُوسرے اَنبیائے کرامؑ کے سردار کا درجہ ہے۔

## چار اَفراد سے محبت کا حکم :

حضرتِ آقائے نامدار ﷺ سے روایت کرتے ہیں ایک صحابی بُــرَیْـدَہؓ وہ کہتے ہیں کہ جنابِ رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ میں چار لوگوں سے محبت رکھوں بِحُبِّ اَرْبَعَةٍ اَور اللہ نے مجھے یہ بتلایا ہے اَنَّہٗ یُحِبُّھُمْ کہ حق تعالیٰ بھی اُنہیں محبوب رکھتے ہیں تو وہ کون ہیں؟ قِیْـلَ یَـارَسُـوْلَ اللّٰہِ سَمِّھِمْ لَنَا اِن کے نام ہمیں جناب بتلائیے؟ تو اِرشاد فرمایا عَـلِیٌّ مِّنْھُمْ علی اُن میں سے ہیں ایک، اِسی طرح تین دفعہ اِرشاد فرمایا پھر فرمایا کہ اَبوذر اَور مقداد اَور سلمانِ فارسی۔

---

[۱] مشکوٰۃ شریف ص ۵۸۰

## اِسلام لانے کے وقت حضرت سلمان فارسیؓ کی عمر ڈھائی سو برس تھی :

حضرت سلمانِ فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو بہت بڑی عمر کے تھے تقریباً ڈھائی سو سال کم اَز کم نقل کی گئی ہے عمر اِن کی جس وقت یہ مسلمان ہوئے اَور کب یہ نکلے تھے اپنے گھر سے پھر اِنہیں بنالیا اِغوا کر کے غلام اَور بیچتے رہے اَور بِکتے بِکتے یہ مدینہ منورہ تک پہنچ گئے ، غالبًا بِضْعَ عَشَرَةَ مِنْ رَبٍّ اِلٰی رَبٍّ ایسے کلمات ہیں دس سے بھی زیادہ مالک اِن کے تبدیل ہوتے رہے دس سال پندرہ سال ایک کے پاس رہے آٹھ دس سال ایک کے پاس رہے اِس طرح سے ہوتے ہوتے یہ رسول اللہ ﷺ کی مدینہ منورہ تشریف آوری کے وقت مدینہ شریف میں تھے اَور طبیعت اِن کی پہلے ہی سے اِسلام کی طرف تیار تھی مائل تھی مذہب ہی کی تلاش تھی تو اللہ تعالیٰ نے اَنبیائے کرام کے سردار کے ساتھ اِن کو کردیا تو یہ بھی اُن (چار) میں ہیں۔

## عشرۂ مبشرہ کی فضیلت سب سے بڑھ کر ہے :

یہ الگ بات ہے کہ دس حضرات تو عشرۂ مبشرہ کے نام سے مشہور ہیں چاروں خلفائے کرام اَور حضرتِ طلحہ ، حضرتِ زبیر ، ابوعبیدہ ابنِ جراح ، حضرتِ سعد ابنِ وقاص ، سعید ابنِ زید ، عبدالرحمٰن ابنِ عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہم یہ دس حضرات یہ اِس طرح سے بن جاتے ہیں تو یہ دس مُبَشَّرِیْنَ بِالْجَنَّةِ ہیں اِن کے بارے میں بار بار جنت کی بشارت زبانِ رسالت مآب ﷺ سے صادر ہوئی۔

## خلفائے اَربعہؓ کے بعد علمی برتری کے اعتبار سے ابنِ مسعودؓ کا درجہ :

لیکن اَور صحابہ بھی ہیں جن کے بارے میں الگ الگ فضیلتیں آئی ہیں جیسے ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ کی ، عشرۂ مبشرہ میں تو یہ نہیں ہیں لیکن علمی مقام بہت بلند ہے اِن کو جب لکھتے ہیں علمی کتابوں میں حدیث کی کتابوں میں جو رِجال ہیں کہ کس سے کتنا علم منقول ہے تو اُس میں خلفائے اَربعہ کا تو سب سے پہلے ذکر ہوجاتا ہے کہ علم میں بھی وہ سب سے بلند تھے اُن کے بعد پانچواں نمبر اِن ہی کا آتا ہے تو اِن کی فضیلت عشرۂ مبشرہ میں ہونا تو نہیں آتی لیکن دُوسری ہے فضیلت۔

یہ بُرَیْدَةُؓ کہتے ہیں جنابِ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اِنَّ اللّٰہَ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی اَمَرَنِیْ بِحُبِّ اَرْبَعَةٍ چار لوگوں سے محبت رکھنے کا حکم فرمایا مجھے اللہ تعالیٰ نے وَاَخْبَرَنِیْ اَنَّہٗ یُحِبُّھُمْ اَور مجھے یہ بتلایا کہ اللہ

تعالیٰ بھی اُنہیں محبوب رکھتے ہیں قِیْلَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ سَمِّہِمْ لَنَا اِن کے نام ہمیں بتلا دیجیے قَالَ عَلِیٌّ مِنْھُمْ علی اُن میں سے ہیں یہ تین دفعہ اَور پھر اُس کے بعد ابوذر، مقداد، سلمان اَمَرَنِیْ بِحُبِّہِمْ وَاَخْبَرَنِیْ اَنَّـہٗ یُحِبُّھُمْ ۱؎ دوبارہ پھر فرمادیا کہ مجھے حکم ہوا ہے کہ میں اِنہیں محبوب رکھوں اَور مجھے بتلایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اِنہیں محبوب رکھا ہے۔

## اپنے خزانچی اَور مؤذن حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو ہدایت :

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرتِ عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ اَبُوْبَکْرٍ سَیِّدُنَا ابوبکر ہمارے آقا ہیں سردار ہیں وَاَعْتَقَ سَیِّدَنَا اَور ہمارے سردار کو اُنہوں نے آزاد کیا یعنی بِلَالًا ۲؎ مراد حضرتِ بلال رضی اللہ عنہ ہیں جو کہ حبشی غلام تھے مگر اِسلام اَور ایمان پر بہت زیادہ پختہ تھے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اِن کو بڑا درجہ دیتے ہیں پھر رسول اللہ ﷺ کے خزانچی بھی رہے ہیں۔ حدیث شریف میں آتا ہے ایک دفعہ فرمایا اَنْفِقْ یَا بِلَالُ وَلَا تَخْشَ مِنْ ذِی الْعَرْشِ اِقْلَالًا خرچ کرتے رہو اَور عرش والے سے کمی کا خیال نہ کرو کمی کا اَندیشہ نہ کرو کہ اُس کے پاس سے کم ملے گا خرچ کرو اَور اللہ دے دے گا، ویسے بھی آتا ہے کہ ایک دفعہ تشریف لے گئے عورتوں کی طرف اَور اُن سے کہا تَصَدَّقْنَ صدقہ کرو وَلَوْ مِنْ حُلِیِّکُنَّ چاہے اپنے زیورات ہی میں سے ہو تو زیور عورتوں کو بہت عزیز ہوتا ہے لیکن سکھایا یہ گیا ہے کہ اُس سے وہ محبت کم کریں اپنی، لگاؤ کم کریں قلبی لگاؤ تو پھر عورتوں میں کسی نے انگوٹھی دی کسی نے چھلّہ دیا اِس طرح سے وہ ڈالتی رہیں حضرتِ بلال ساتھ ساتھ رہے ہیں اُس حدیث میں بھی آتا ہے تو فِیْ ثَوْبِ بِلَالٍ حضرت بلال کے پاس کوئی کپڑا تھا اُس میں وہ ڈالتی رہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ کے خازن تھے رسول اللہ ﷺ کے مؤذن تھے اَور اِسلام پر اِتنے پختہ کہ اِن کو ہر طرح ستایا گیا ذلیل کیا بہت زیادہ لیکن اِن کے اُوپر کوئی اَثر نہیں ہوا اِیمان کی پختگی میں کوئی فرق نہیں آیا سب تکالیف برداشت کیں۔

## حضرت اَبوبکر رضی اللہ عنہ نے آزاد کیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بڑے لقب سے نوازا :

حتّٰی کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اِن کو خرید لیا بہلا کر سمجھا کر کہ یہ تمہارے کام کا تو ہے نہیں مجھے دے دو تو پھر اِس طرح سے اُن کو خریدا خریدنے کے بعد حضرتِ بلال رضی اللہ عنہ جو صدمات سہ چکے تھے خدا کی راہ

---

۱؎ مشکوٰۃ شریف ص ۵۸۰ ۲؎ ایضاً ص ۵۸۰

میں بہت تکالیف برداشت کر چکے تھے تو اُنہوں نے اَبوبکر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ اِنْ كُنْتَ اِنَّمَا اشْتَرَيْتَنِيْ لِنَفْسِكَ فَاَمْسِكْنِيْ اگر اپنے لیے خریدا ہے پھر تو مجھے آپ اپنے پاس رکھ لیں اَور اِنْ كُنْتَ اِنَّمَا اشْتَرَيْتَنِيْ لِلّٰهِ اگر آپ نے اِس لیے خریدا ہے کہ خدا کی خوشنودی حاصل کریں مذہب کے لیے اِسلام کے لیے فَدَعْنِيْ وَعَمَلَ اللّٰهِ [۱] تو اللہ کے جو احکام ہیں اُن پر عمل کرنے کے لیے مجھے اَور خدا کو چھوڑ دیں تو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُن کو آزاد کر دیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مگر بڑے ہی بلند الفاظ سے کہ اَبُوْبَكْرٍ سَيِّدُنَا وَاَعْتَقَ سَيِّدَنَا [۲] یہ ہمارے سردار ہیں اَور اِنہوں نے ہمارے سردار کو آزاد کیا ہے یعنی بلال کو۔ حضرت بلال کا اِکرام حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہمیشہ کرتے رہے ہیں۔

## عِلم سے کورے ایک آنکھ والے محققین کی شرارتیں اَور اُن کا جواب :

آج کل جو کتابیں یورپ سے آرہی ہیں مستشرقین کی اُن میں بہت بُرے بُرے خیالات ڈال دِیے جاتے ہیں دماغوں میں اَور مستغربین جو ہیں یعنی مغربی کتابوں کو پڑھنے والے اُن کے پاس علمِ دین اپنے (دیانتدار) ذرائع سے تو ہوتا ہی نہیں اِنہی (خیانت کار بددیانت) ذرائع سے پہنچتا ہے تو وہ (یعنی یہاں کے مرعوب مغرب زدہ حکام) سمجھتے ہیں کہ یہ بہت بڑے محقق ہوتے ہیں بغیر تحقیق کے بات نہیں لکھتے اِس لیے اُسی پر اطمینان کر لیتے ہیں پوچھتے بھی نہیں اَور ایسی ایسی باتیں سُننے میں آتی ہیں کہ جو ہم نے کہیں بھی نہ پڑھیں نہ سُنیں۔

حضرتِ امام ابویوسفؒ پر اعتراض، امام محمدؒ پر اعتراض اَور حضرتِ بلال رضی اللہ عنہ کے بارے میں اَب آیا ہے کہ اُن کو کسی قریشی نے اپنی بیٹی نہیں دی کیونکہ وہ کالے تھے تو اِسلام کی مساوات جو ہے وہ محض دعویٰ ہے عمل نہیں ہے اِس پر حالانکہ آپ کے سامنے یہ موجود ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کتنا اِکرام کرتے تھے۔

## پہلا جواب :

اَور بیٹی لینا دینا وہ تو خاندان کے لحاظ سے ہوتا ہے رہن سہن کے لحاظ سے ہوتا ہے اُس میں مدار اِس چیز پر نہیں ہے کہ کون ہے کہاں کا ہے اگر مزاج ملتے ہوں تو پھر ٹھیک ہے رشتے ہو جاتے ہیں نہ مزاج ملتے ہوں تو رشتے بھی نہیں ہوتے اَور کہیں کسی جگہ ہم نے عام کتابوں میں ہماری حدیث کی تو یہ آتا ہی نہیں ہے کہ اِنہوں

---

[۱] مشکوٰۃ شریف ص ۵۸۰ [۲] ایضًا ص ۵۸۰

نے خواہش کی ہو کہ میری فلاں جگہ شادی ہو جائے حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے یہ خواہش بھی نہیں کی کبھی فلاں جگہ شادی ہو جائے میری فلاں خاندان میں شادی ہو جائے خاندانی لڑکی میں لے آؤں یہ خواہش بھی کبھی نہیں کی۔

## دُوسرا جواب :

درجہ اُن کا اِتنا بڑا تھا کہ جو خاندانی لوگ تھے اُن پر حضرت عمرؓ اِن کو ترجیح دیتے تھے، ایک دفعہ اَبوسفیان اَور اُن کے ساتھی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وعنہم کے دَور میں ملنے آئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اَبھی ٹھہریں بیٹھ جائیں ذرا فارغ ہو جاؤں تو بُلاؤں گا اِن کے بعد حضرت بلالؓ آئے حضرت بلالؓ تو یقینًا تھے اَور کون تھے ساتھ کچھ ساتھ اَور بھی تھے اُنہوں نے اِطلاع بھجوائی کہ وہ ملنا چاہتے ہیں نشست گاہ میں اُن کی بیٹھک میں تو اُنہوں نے کہا بُلا لو اُنہیں، اُنہیں فورًا بُلا لیا۔ ابوسفیان کہتے ہیں کہ ہمیں محسوس ہوا بہت فرق محسوس ہوا اِس سے کہ ہم بہت پیچھے ہیں اُن کی نظر میں بہت چھوٹے ہیں اُن کی نظر میں۔

## ایک اَور شرارتی :

پھر ایک مسئلہ پیش آیا ہے کیونکہ مستغربین جو ہیں یعنی مغربی کتابوں کا مطالعہ کرنے والے اِنہیں پورا پتہ ہوتا نہیں ہے (اِسلام کے خلاف یہودیوں کی کتابیں پڑھنے کی وجہ سے اِسلام کی طرف منسوب جھوٹی) خرابی ہی خرابی آتی ہے سامنے۔ اَور یہ بات نہیں ہے کہ وہ کوئی تحقیق کرتے ہیں، ''تحقیق'' نہیں کرتے بلکہ اِسلام کی اَور اہلِ اِسلام کی ''تحقیر'' کرتے ہیں موضوعات ایسے (گڑھ کر) دے دیتے ہیں جن میں تحقیر ہو۔ ایک موضوع دیا اُنہوں نے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں جاسوسی کی ترقی تھی اِس طرح کا موضوع دیا یہاں سے جانے والے جو ہیں وہ اُسی موضوع پر جو وہ دے دیں اُلٹا سیدھا لکھتے ہیں، اَبھی اَبھی کوئی ڈاکٹر ہے یہاں پی ایچ ڈی کر کے آیا ہے یہ بہاولپور کی اسلامیہ یونیورسٹی جو ہے اِس میں وہ لگا ہے اُس کے خلاف ''بینات'' میں پہلے بھی تھا اَور جو موضوع وہ لکھ کر آیا ہے وہ رسول اللہ ﷺ پر اعتراض کا موضوع تھا اُس کو یہاں اِسلامیات کا اُنہوں نے انچارج لگا دیا اُس پر ''بینات'' نے لکھا بھی ہے کہ یہ شخص تو مسلمان نہیں ہے یہ اپنا اِیمان بیچ کے آیا ہے[1] اَور آپ نے اِسے اِسلامیات کا اِنچارج بنا دیا ہے۔ پھر وہ اَور رسالوں میں بھی

---

[1] ''الھُــــدٰی'' کی بانی ڈاکٹر فرحت ہاشمی بھی شرارتی قبیلے کی ایک فرد ہے بقول اِس کے ''میں نے دین یہودی سکالروں سے سمجھا ہے۔'' (ادارہ)

چھپا ہے خدام الدین میں بھی چھپا ہے وہ مضمون اَور اُس کی تحریر اَور تحریر کا ترجمہ سب کے فوٹو وہ چیزیں چھپیں ہیں تو اِن لوگوں کو کوئی خبر نہیں ہوتی۔

## اِن کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رائے دینے بلکہ اختلافِ رائے کا بھی حق دیا :

جبکہ حقیقت یہ ہے کہ وہ (حضرت بلالؓ) اِتنے بڑے درجہ کے شمار ہوتے تھے کہ جب شام کے علاقے میں لڑائیاں ہورہی تھیں جہاد ہورہا تھا فتوحات ہورہی تھیں تو حضرت بلال حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہما اَور بلال آگے آگے تھے یہ کہتے تھے کہ جو علاقہ مسلمانوں نے جہاد کے ذریعہ سے فتح کیا ہے وہ بانٹ دیا جائے مجاہدین کو دے دیا جائے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اِس سے بہت اِختلاف تھا وہ فرماتے تھے کہ اگر مجاہدین کو میں دے دیتا ہوں تو یہ پینتیس ہزار پچاس ہزار ساٹھ ہزار ہیں اگر یہ علاقہ اِن کو دے دیا جائے تو باقی کا کیا ہوگا یہ تو سب کے سب نواب ہوجائیں گے بڑے بڑے زمیندار ہوجائیں گے تو باقیوں کا کیسے ہوگا یہ میں نہیں کروں گا یہ یہ کہتے تھے کہ ایسے ہی کریں اَڑے ہوئے تھے۔

## حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی معاشی بصیرت اَور سیاسی دُور اَندیشی :

حضرت عمرؓ دُعا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ بلالؓ کے بارے میں بلالؓ کے مقابلے میں تو میری مدد فرما مسئلہ کے لحاظ سے وہ بھی ٹھیک یہ بھی ٹھیک لیکن بہت دُور کی سیاست اگر لی جائے چند سال بعد ہی کی سیاست لی جائے تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا فیصلہ غلط تھا لیکن اِتنی اِن کی بات کی قوت تھی اَور وزن تھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ پریشان ہوگئے اَور اُنہوں نے یہ دُعا مانگی ہے یہ دُعا آتی ہے حالات میں جو وہاں لکھے ہیں تاریخ کی کتابوں میں اُن میں یہ لکھا ہے کہ اُنہوں نے دُعا کی یہ کہ اللہ تعالیٰ تو بلالؓ کے مقابلے میں میری مدد فرما۔

## فاتحین کو بھی ملے اَور بعد والے بھی محروم نہ رہیں :

اُنہوں نے کہا مسئلہ بھی اِسی طرح سے ہے کہ جو کوئی علاقہ فتح ہوا تو وہ فتح کرنے والوں کو دے دیا جائے جیسے خیبر وغیرہ، دُوسری صورت یہ ہے کہ وہ زمین رہے مرکزی حکومت کی اُس کی آمدنی مرکزی حکومت کی ہو وہاں سے مجاہدین کے وظیفے مقرر کردیے جائیں اَب یہ وظیفے جو مقرر ہوں گے اِس کو فرماتے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اَتْرُکُھَا خِزَانَةً لَّھُمْ میں یہ اِن کے لیے خزانہ بنا کر چھوڑ کے جانا چاہتا ہوں، تو یہ صورت ہو

سکتی ہے کہ جتنے مجاہدین ہیں اُن کو وظیفہ دیا جاتا رہے بیت المال سے زمین کا مالک اُنہیں نہ بنایا جائے تو دونوں صورتیں شریعتِ مطہرہ میں جائز ہیں کہ جو علاقہ فتح کیا ہے چاہے تو وہ علاقہ ہی بانٹ دے، رسول اللہ ﷺ نے ایسے بھی کیا ہے اَور ایسے بھی کیا ہے کہ اُس کی آمدنی وہاں چلی جائے اَور وہاں سے وظیفے اِن کے جاری ہوں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی رائے جو تھی وہ یہ تھی کہ یہ طریقہ کہ جو فتح ہو علاقہ اُس کی آمدنی بیت المال میں جائے اور اُن کے نام دیوان میں (یعنی) سرکاری رجسٹر میں موجود ہوتے تھے تو وہ لوگ رجسٹرڈ ہوتے تھے اُن کو وظیفہ مقرر کر دیا جاتا تھا یہی طریقہ سب سے زیادہ صحیح تھا اور فرماتے تھے کہ بَبَّـــــانْ رہ جائے گا (یعنی) آگے جتنے آنے والے ہوں گے اُن کے پاس کچھ بھی نہیں ہوگا تو یہ تو مساوات نہ رہی مساوات اِسی میں ہے اُن کی کارکردگی پر اُن کی زمین جو اُنہیں ملنی تھی اُس کے بجائے وظیفہ دے دیا جائے، اِس پر عمل ہوتا رہا ہے یہی طریقہ کامیاب رہا ہے اَور مسئلہ بھی اَب اِسی طرح سے بن گیا لیکن وہ پہلا باطل بھی نہیں ہوا۔

## بغیر تنخواہ دار مجاہدین کے لیے دونوں میں سے کوئی سا بھی طریقہ اِختیار کیا جا سکتا ہے :

اَگر آج بھی کوئی علاقہ فتح ہو اَور مجاہدین تنخواہ دار نہ ہوں اپنے پیسے سے جہاد کر رہے ہوں تو اُن کے لیے یہی ہے کہ اِختیار رہے حاکمِ اعلیٰ کو کہ چاہے مجاہدین کی مفتوحہ زمین اُن ہی میں بانٹ دے جو اِس جہاد میں شریک تھے اَور چاہے اُس کی آمدنی بیت المال میں لے جا کر اِن مجاہدین کو دی جاتی رہے دونوں صورتیں درست ہیں۔

حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے صلح جو کی تھی تو اُس میں کچھ علاقے رکھ لیے تھے اِدھر اِیران کی طرف کے کہ اِن کی آمدنی میں لیتا ہوں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے اَور اُس کی وجہ یہی تھی کہ اِن علاقوں میں جہاد میں یہ لوگ تھے یہ علاقے جب فتح ہوئے اُس جہاد میں یہ لوگ تھے اَور جو علاقے فتح ہوئے شام وغیرہ کے اُن میں بھی تھے لوگ لیکن زیادہ بنو اُمیہ کے تھے۔

## حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ : اعترافِ تقصیر اَور تلافی :

کیونکہ اَبوسفیانؓ نے جب یہ دیکھا کہ ہمارا مقام تو حضرت عمرؓ کی نظر میں بہت گرا ہوا ہے یہ سمجھ دار تو بہت زیادہ تھے تو اُنہوں نے کہا کہ اِس میں اِن کا قصور نہیں ہے ہمارا قصور ہے ہم دیر سے مسلمان ہوئے یہ پہلے مسلمان ہو چکے تھے تو اِن کا درجہ ہم سے بڑا ہے اَب ہمیں اُس کی تلافی کرنی پڑے گی اَور تلافی اِس طرح ہو سکتی

ہے کہ اِسلام کو پھیلانے کے لیے اپنی جانیں پیش کریں تو ہم جہاد کے لیے جائیں تو وہ جہاد کے لیے گئے۔

## سب سے بڑا بیٹا دُنیا کے سب سے ترقی یافتہ علاقہ کا گورنر :

پھر واقعی درجہ اُن کو ملا اُن کی تو وفات ہوگئی لیکن یزید ابنِ ابی سفیان رضی اللہ عنہ جو تھے صحابی ہیں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے (بڑے) بھائی ہیں اُن کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے شام کا گورنر بنایا جو اِس دُنیا کا سب سے زیادہ ترقی یافتہ حصّہ تھا اُس وقت ، تو جب وہ فتح ہوا اُس کا گورنر اُنہیں بنایا پھر جب اُن کی وفات ہوگئی تو حضرت معاویہؓ کو بنایا اَب وہ (بطورِ گورنر) چلے بھی آئے ہیں مُدت العمر بلکہ دارُالخلافہ بھی وہیں شام میں بنالیا اُنہوں نے اپنے دَورِ خلافت میں ، مدینہ منورہ سے شام کی طرف اُن کے دَور میں جب خلافت منتقل ہوئی ہے اَور درمیان میں اِس سے پہلے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دَور میں خلافت کوفے میں رہی ہے کیونکہ جنگی نقطۂ نظر سے کوفہ ٹھیک بیٹھتا تھا اَور مدینہ طیبہ ایک طرف ہوجاتا ہے اَور حکومت پھیل چکی تھی بہت ، لہٰذا کوفہ ہی اُس وقت فوجی اَور سیاسی اعتبار سے دارُالخلافہ کے لیے بہت مناسب تھا فوری طور پر ہر طرف کارروائی کی جاسکتی تھی ........................................ اختتامی دُعا

اَفسوس کہ آخر کی چند سطریں کیسٹ میں محفوظ نہ تھیں اُمید ہے آئندہ کسی درس میں اِس تشنگی کی تلافی ہوجائے گی اِنشاء اللہ۔